روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 23 جنوری 2008ء 13 محرم 1429 ہجری 23 صلح 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 19

دینی تعلیمات کی روشنی میں عدل کے قیام اور عدل کے حوالے سے آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کے بعض واقعات

قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ توحید کا قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے

اللہ تعالیٰ کے فیض نماز کے ذریعہ سے ہی آتے ہیں اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جنوری 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 130 کی تلاوت کی اور فرمایا وہ دعا جو حضرت ابراہیمؑ نے مانگی' اس میں تیسری بات حکمت کی تھی آج میں انصاف اور عدل کے حوالے سے حکمت کے بارے میں بیان کروں گا۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وہ تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے' یہ اس بات کا اعلان ہے کہ اس دعا کی قبولیت کے نتیجے میں وہ عظیم رسول مبعوث ہو چکا ہے' کتاب بھی اس پر نازل ہو چکی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے جو پر حکمت تعلیم سے بھری پڑی ہے' یہ رسول اس کتاب کی حکمت بھی سکھاتا ہے اور تا قیامت سکھاتا چلا جائے گا یعنی یہ تعلیم عدل سکھاتی ہے اور تا قیامت یہی کتاب عدل کی تعلیم پر مہر ہے اور یہ عظیم نبی جو مبعوث ہوا' نہ ہی اس کی تعلیم عدل سے خالی ہے' نہ اس کا عمل بلکہ اس عظیم نبیؐ کا اسوہ حسنہ بھی وہ عظیم مثالیں قائم کر رہا ہے جن تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے راستے بتا دیئے کہ اپنی انتہائی استعدادوں کے ساتھ اس اسوہ پر چلنے کی کوشش کرو۔ حضور انور نے عدل کے حوالے سے آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کے بعض واقعات پیش فرمائے۔

حضور انور نے بعض آیات پیش کیں جن میں عدل قائم کرنے کی تعلیم ہے اور فرمایا کہ یہ ایک ایسی پُر حکمت تعلیم ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو معاشرتی مسائل اور قومی اور بین الاقوامی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ ایسا عدل جو حکمت کے تحت کیا جائے' یہ وہی عدل ہے جس میں نیکی کے معیار بڑھیں' عدل کے بعد محبت و پیار پیدا ہو اور برائیوں سے بچنے کی معاشرہ کوشش کرے۔ پس عدل وہ ہے جس کا فیصلہ موقع اور محل کی مناسبت سے ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ توحید کا قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ اور اس کے لئے انسانی سوچ میں عدل کا عنصر پیدا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومنو انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو' یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ پس مومن کا کام ہے کہ تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے ہمیشہ انصاف کے تقاضے پورے کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حکمت کے ایک معنی علم کو کامل کرنے کے بھی ہیں یعنی آنے والا وہ عظیم رسول اپنے پر اتری ہوئی تعلیم کی وجہ سے علم کو بھی کامل کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے' اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رسول پر اس پُر حکمت تعلیم کو کامل کر دیا ہے۔ حضور انور نے اس ضمن میں موجودہ زمانے کے متعلق بعض قرآنی پیشگوئیوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ہے اس کتاب کی خوبصورتی ہے کہ ہر نئی دریافت جو آجکل تعلیم یافتہ انسان کرتا ہے' خدا تعالیٰ کی اس آخری کتاب میں پہلے سے اس کا تصور بلکہ وضاحت موجود ہے۔ پس یہ ایسا عظیم اور پُر حکمت کلام ہے جس کا کوئی دوسری کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں شرعی احکامات کی حکمت کا بھی بیان ہے۔ نماز پڑھنے کا حکم دیا تو اس کے فوائد بھی بتائے کہ نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ پس یہ تعلیم تھی جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کو دی تا کہ اللہ تعالیٰ سے مومنوں کا تعلق جوڑنے کیلئے انہیں راستے بتائے جائیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نماز نعمتوں کی جان ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے ہی آتے ہیں۔ سو اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کا کوئی بھی حکم لے لیں اس میں حکمت ہے۔ اگر مومن ان احکامات کو سامنے رکھے اور ان کی حکمت پر غور کرے تو جہاں ہر ایک کی اپنی عقل اور دانائی میں اضافہ ہوگا وہاں معاشرے میں علم و حکمت پھیلنے سے محبت اور پیار کو بھی رواج ملے گا۔ پس ایک مومن کی یہی کوشش ہونی چاہئے کہ قرآن کریم سے یہ حکمت کے موتی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پُر حکمت تعلیم کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سب سے بڑا انسان

بیروت کے مسیحی اخبار الوطن نے 1911ء میں لاکھوں عرب عیسائیوں کے سامنے یہ سوال پیش کیا تھا کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان کون ہے؟ اس کے جواب میں ایک عیسائی عالم (داور مجاعص) نے لکھا:۔

''دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے مختصر زمانہ میں ایک نئے مذہب ایک نئے فلسفہ، ایک نئی شریعت اور ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی، جنگ کا قانون بدل دیا، اور ایک نئی قوم پیدا کی اور ایک نئی طویل العمر سلطنت قائم کر دی ہے۔ ان تمام کارناموں کے باوجود وہ امی اور ناخواندہ تھا، وہ کون؟ محمد بن عبداللہ قریشی، عرب اور اسلام کا پیغمبر، اس پیغمبر نے اپنی عظیم تحریک کی ہر ضرورت کو خود ہی پورا کر دیا۔ اور اپنی قوم اور اپنے پیروؤں کے لئے اور اس سلطنت کے لئے جس کو اس نے قائم کیا، ترقی اور دوام کے اسباب بھی خود مہیا کر دیئے۔

(سیرت النبیؐ جلد 4 ص 400 تالیف علامہ سید سلیمان ندوی)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 19 ستمبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

............اطاعت کے موضوع پر اب چند احادیث پیش کرتا ہوں جن سے اطاعت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ (مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

پھر حضرت عرفجہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص آئے اور تمہاری وحدت کی اس لاٹھی کو توڑنا چاہے تاتمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اسے قتل کردو۔ یعنی اس سے قطع تعلق کرو اور اس کی بات نہ مانو۔ (اس کے احکامات کو بالکل سنی ان سنی کردو)۔

(مسلم باب حکم من فرق امر المسلمین ھو مجتمع)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس نکتہ پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند ہو اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں کسی امر کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، حق پر قائم رہیں گے یا حق بات ہی کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی اور نہ عذر اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

پس آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے امام وقت کو مانا اور اس کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اب خالصتاً للہ آپ نے اس کی ہی اطاعت کرنی ہے، اس کے تمام حکموں کو بجالانا ہے ورنہ پھر خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اطاعت کے اعلیٰ معیار پر قائم فرمائے اور یہ اعلیٰ معیار کس طرح قائم کئے جائیں۔ یہ معیار حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرکے ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام لکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا تو یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھوانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔

ایک اقتباس میں اپنی تعلیم کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ: ''فتنہ کی بات نہ کرو۔ شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے سلوک کرو اور نیکی سے پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کرکے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔ دنیا ختم ہونے پر آئی ہوئی ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ 621,620)

(روزنامہ الفضل 20 جنوری 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

وعدہ جات اور وصولی

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے ایک سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے فرمایا:۔

''اس تمہید کے بعد میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں تاکہ پچھلا بوجھ بھی اترے اور آئندہ سال (دعوت الی اللہ) کا کام بہتر طور پر ہو سکے اور خدام اور انصار کے ذمہ لگاتا ہوں کہ وہ سارے دوستوں میں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد بھجوائیں اور خدا کرے کہ نومبر کے آخر تک ان کو وعدوں کی لسٹیں پورا کرنے کی توفیق مل جائے اور دسمبر کے آخر میں تحریک جدید یہ اعلان کر سکے کہ اس کی ضرورتیں پوری ہوئی ہیں۔'' (سبیل الرشاد ص210)

مذکورہ بالا ارشاد میں ادائیگی کے لئے حضور نے ''جلد'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو فاستبقوا الخیرات کی تعلیم پر مبنی ہے۔ اندریں صورت ادائیگی کے لئے اگرچہ ایک سال کی مدت ہوتی ہے۔ لیکن ثواب کے اضافہ اور تحریک جدید کی ضرورتوں کے پیش نظر اولین موقع پر چندہ ادا کرنا مناسب ہوتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم سراج الدین جاوید صاحب سابق کارکن تحریک جدید ربوہ حال جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میرے داماد مکرم محمود احمد صاحب عارف کو مورخہ 17 جنوری 2008ء کو جرمنی میں ہارٹ اٹیک ہوا ہے فولڈا جرمنی کے ایک ہسپتال کے CCU میں داخل ہیں حالت کافی تشویشناک ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معجزانہ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم شیخ لیاقت حسین صاحب صدر حلقہ سول لائنز لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار موٹر سائیکل کے پھسلنے کی وجہ سے گر گیا تھا جس سے بائیں طرف سے ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ڈاکٹر نے چھ ہفتے کیلئے مکمل آرام تجویز کیا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مکمل طور پر مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی بیٹی فارعہ حسین واقفہ نو کی انجیو گرافی گزشتہ ماہ نہ ہو سکی تھی اب 25 جنوری 2008ء کو ہوگی۔ احباب جماعت دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

ولادت

مکرمہ ثمینہ سعدیہ نور صاحبہ اہلیہ مکرم نور الحق صاحب بریڈفورڈ انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 2 نومبر 2007ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہیں بیٹی کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت ندا حق عطا فرمایا ہے بچی مکرم محمد عیسیٰ صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی نواسی اور مکرم ملک اعجاز الحق صاحب بریڈفورڈ انگلستان کی پوتی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک قسمت صالحہ دیندار اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

نکاح

مکرم نداء الحق صاحب ابن مکرم ملک اعجاز الحق صاحب بریڈفورڈ انگلستان کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ماریہ وحید تبسم صاحبہ بنت مکرم وحید احمد صاحب مقیم جرمنی محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے مورخہ 17 جنوری 2008ء کو بعد نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں چھ ہزار پاؤنڈ زسٹرلنگ حق مہر کے عوض کیا۔ لڑکے کی غیر موجودگی کی وجہ سے اس کی طرف سے مکرم انصار احمد نذر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر ربوہ وکیل تھے جبکہ لڑکی کے ولی مکرم وحید احمد صاحب کی طرف سے لڑکی کے نانا مکرم رشید احمد صاحب نظارت امور عامہ وکیل تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک کرے نیز خوشیوں اور رحمتوں کے حصول کا موجب بنائے۔ آمین

ربوہ کے پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت

ربوہ کے پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ مقاطعہ گیر سودے کی تکمیل کی کارروائی خود کروائے اور اگر مختار نامہ کی ضرورت ٹھہرے تو لازم ہوگا کہ مختار نامہ دینے سے پہلے دفتر کمیٹی آبادی سے اس کی منظوری حاصل کرنے کے بعد مختار نامہ تیار کروائے۔ بصورت دیگر مختار نامہ کے ذریعہ دفتر ہذا میں کارروائی نہ ہوگی۔ نیز ضروری ہوگا کہ مختار نامہ کی اجازت ملنے کے دو ماہ کے اندر انتقال کی کارروائی مختار نامہ کے ذریعہ مکمل کی جائے اس مدت کے گزرنے کے بعد مختار نامہ کا اجازت نامہ منسوخ متصور ہوگا۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد نیکی اور تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ادراک اپنے اندر پیدا کرنا، اس کے قیام کے لئے عملی تصویر بننا اور دنیا میں بھی اس کو قائم کرنا ہے۔

ہماری کامیابی، ہماری ترقی چاہے انفرادی ہو، چاہے اجتماعی ہو، اس کا راز معبود حقیقی کی عبادت میں ہے۔ پس احمدی کو اس واحد خدا کی طرف ہمیشہ جھکنا چاہئے جو سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے بے حیثیتی کے باوجود ہمیں اشرف المخلوقات ہونے کا مقام دیا ہے

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 نومبر 2007ء بمطابق 30 نبوت 1386 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت 19 تلاوت کی اور فرمایا:۔

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد نیکی اور تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ادراک اپنے اندر پیدا کرنا، اس کے قیام کے لئے عملی تصویر بننا اور دنیا میں بھی اس کو قائم کرنا ہے۔ اُس خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اس کی بے شمار مخلوق اس زمین میں ہی ہے اور یہ زمین کائنات کا اتنا معمولی حصہ ہے کہ اس کی حیثیت ایک نقطے سے زیادہ نہیں ہے۔ پس ہم جو انسان کہلاتے ہیں اور بعض بڑے فخر اور تکبر سے زمین پر چل رہے ہوتے ہیں، ان کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے اِس بے حیثیتی کے باوجود ہمیں اشرف المخلوقات ہونے کا مقام دیا ہے اور ہمارے سپرد بعض کام کئے ہیں اور ہماری پیدائش کی ایک غرض یہ بتائی ہے کہ اس کا ہم نے عابد بننا ہے۔ لیکن دنیا کی اکثریت اس غرض پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ دنیا کی لہو ولعب نے، اس کھیل کود نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ شیطان نے اسے اپنے جال میں پھنسا لیا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پر ایمان لانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں، وہ اس غرض کو یاد رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں کا مالک ہے، غالب ہے، جس نے زمین و آسمان پیدا کیا ہے، خالق ہے، بے شمار قسم کی مخلوق اِس زمین پر اُس نے پیدا کر دی ہے۔ اُس کو اس زمین پر اپنی عبادت کروانے اور اپنی بادشاہت کے قیام کے لئے کسی انسان کی مدد کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن اس نے اپنے بندوں کو عقل و شعور دے کر اس طرف توجہ دلائی کہ مَیں نے تمہیں اس عقل و شعور کے ساتھ یہ آزادی بھی دے دی ہے کہ میرے انبیاء جو تعلیم میری طرف سے لے کر آئیں ان پر ایمان لاؤ یا انکار کر دو۔ یہ تمہاری آزادی ہے۔ اگر عقل اور علم کا صحیح استعمال کرو گے تو ایمان لانے والے اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہو گے۔ تو پھر مَیں تمہیں ان لوگوں میں شمار کروں گا جو میری بادشاہت کے قائم کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ جو انکار کریں گے ان کا شمار ان لوگوں میں ہو گا جو شیطان کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔

پس فرماتا ہے کہ میرے بندے اور مجھے معبود سمجھنے والے وہی لوگ ہیں جو میری تعلیم اور میرے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ وہ احکامات جو مَیں نے انبیاء کے ذریعہ سے نازل فرمائے اور جن کی انتہا آنحضرت ﷺ پر آخری شرعی کتاب قرآن کریم کی صورت میں ہوئی۔ اب کوئی احکامات لانے والا نہیں مگر وہی جو آنحضرت ﷺ کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ پس اس تعلیم کے مطابق حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تا کہ دنیا کو معبود حقیقی کی پہچان کروائیں۔ خدا میں اور اس کی مخلوق میں جو دُوری پیدا ہو گئی ہے، جو فاصلے بڑھ گئے ہیں اور بڑھتے چلے جا رہے ہیں، ان کو ختم کر کے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان حقیقی تعلق قائم کریں۔ اب ہم میں سے ہر ایک کا یہی کام ہے کہ اس مشن کو آگے بڑھائے تبھی ہم حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے کہلا سکیں گے۔ تبھی ہم خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہو سکیں گے۔

خدا تعالیٰ تو زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اس کا خالق ہے۔ وہ عزیز ہے۔ وہ مالک ہے۔ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں۔ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب چاہے اور جس پر چاہے غلبہ پا سکتا ہے۔ پھر اس کو ہماری جو ہم عاجز بندے ہیں، ان کی اپنی بادشاہت کے قیام کے لئے مدد کی کیا ضرورت تھی۔ بادشاہت تو پہلے ہی اسی کی ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو ایک اختیار دیا ہے کہ یہ اچھا ہے، یہ بُرا ہے اور مجھے معبود حقیقی سمجھنے والے ہمیشہ میری عبادت کرنے والے ہیں۔ نیکیاں کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر قائم رہنے والے ہیں اور آگے ان باتوں کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں۔ اور جب بندے یہ عمل کر رہے ہوں گے تو خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے والے بن رہے ہوں گے اور اس کے بدلے میں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بہترین جزا پانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری جنتوں کے وارث ہوں گے۔ اس کے مقابلے میں شرک کرنے والے، خدا کے مقابلے میں غیر اللہ کے پیچھے چلنے والے، سزا پانے والے لوگ ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی ضرورت نہیں بلکہ بندے کی ضرورت ہے کہ معبود حقیقی کا صحیح ادراک اپنے اندر پیدا کرے اور اس کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرنے والا بنے۔ جیسا کہ مَیں نے

پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو اس غرض کے لئے بھیجتا ہے تا کہ اُن کے ذریعہ سے معبود حقیقی ہونے کا پتہ دے۔ وہ انبیاء اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے اور اس کے پیغام کو پہنچانے والے ہوتے ہیں اور جو ان انبیاء کے مخالفین ہوتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں پر ظلم و تعدی کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے عزیز ہونے کا جلوہ دکھاتے ہوئے اپنے انبیاء کی مدد کرتا ہے، انہیں غالب فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اپنے معبود حقیقی ہونے کا ذکر فرمایا ہے کہ مَیں اپنے انبیاء کے مخالفین کو، ان کی جماعتوں کے مخالفین کو، ان لوگوں کو جو میری صحیح رنگ میں عبادت کرنے والے ہیں، میرے پیغام کو سمجھنے والے ہیں ان کے مخالفین کو، مَیں سزا دیتا اور پکڑتا ہوں اور ان کا نام و نشان تک مٹا دیتا ہوں۔ اور بعض دفعہ اس طرح ہوتا ہے، بلکہ اکثر دفعہ، بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ساتھ ان کی زندگی میں تو یہ خاص سلوک رکھا ہے کہ ان کے مخالفین عبرت کا نشان بن جاتے ہیں۔ اگر اپنے نبی کے مقابلے میں آنے والے کسی کو محفوظ کیا تو تب بھی اسے عبرت کا نشان بنا دیا جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے مقابلے پر فرعون کو۔ فرعون جو خدائی کا دعویٰ دار تھا۔ جس کو یہ زعم تھا کہ تمام لوگ میری رعایا ہیں۔ مجھے سجدہ کرنے والے ہیں۔ میرے سے بڑا اور کون ہوسکتا ہے اور خدا کیا چیز ہے؟ موت سامنے دیکھ کر اس نے جب معافی مانگنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب وقت گزر چکا ہے۔ اب تمہاری بقیہ زندگی اور اس کے بعد تمہاری لاش یہ عبرت کا نشان بنی رہے گی کہ یہ خدائی کا دعویٰ کرنے والا تھا جو عبرت کا نشان بنا رہا اور عبرت کا نشان بن کر آج تک پڑا ہے۔ پس فرعون کا یہ انجام اس غالب خدا نے کسی بندے کے ذریعہ سے تو نہیں کروایا تھا۔ اس کا یہ انجام تو اس پانی کی وجہ سے ہوا تھا جس کا چڑھنا اور اترنا خدا کے حکم کے مطابق تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی عبادت، اپنی بادشاہت قائم کروانے کے لئے نہیں چاہئے بلکہ بندوں کو جو اس کے حکموں پر چلنے والے ہیں جزا دینے کے لئے ہے اور پھر اتنا بڑا انعام کہ تم میری وحدانیت کو قائم کر کے میری بادشاہت کے قیام کرنے والوں میں شمار ہو رہے ہو۔

پھر دیکھیں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ خدا کا سلوک جسے خدا نے تمام دنیا میں اپنی بادشاہت قائم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ایک یتیم بچہ جو بچپن سے ہی خاموش اور علیحدہ رہنے والا تھا لیکن خدا نے آپ ﷺ پر ہی نظر ڈالی کیونکہ آپؐ سب سے بڑے عابد تھے۔ اللہ تعالیٰ بتانا چاہتا تھا کہ تم اس شخص کو جس کا بچپن یتیمی میں گزرا۔ جو اپنے کام سے کام رکھنے والا ہے۔ بظاہر دنیا کی نظر میں کمزور ہے۔ لیکن مَیں نے اسے بچپن سے ہی اپنے اُس کام کے لئے چن کر تیار کر لیا ہے جو دنیا کی رہنمائی کا کام ہے اور یہ میرا وہ حقیقی عابد ہے جس کے مقابلے کا کوئی عابد نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں میں میری صفات کا کوئی حقیقی پرتَو ہوسکتا ہے تو یہ انسان کامل ہے۔ پس اے مکّہ والو! جسے آج تم کمزور سمجھ رہے ہو، کل یہ تمہارا حکمران ہوگا۔ مکّہ کے ابتدائی حالات دیکھیں۔ کیا کیا ظلم تھے جو آپؐ پر روا نہیں رکھے گئے یا وہ ظلم آپؐ کے ماننے والوں پر نہیں ہوئے۔ ان کے واقعات پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپؐ کے خلاف قتل تک کے منصوبے ہوئے لیکن فتح مکّہ اس بات پر گواہ ہے کہ وہ معبودِ حقیقی جو عزیز اور غالب ہے جس کے آگے آپؐ جھکتے تھے۔ اس کے آگے اس کا عابد بندہ اور کامل انسان ہی آخر کو غالب آیا اور کفار مکہ کے وہ بُت جن کی تعداد 360 تک پہنچی ہوئی تھی کچھ کام نہ آ سکے۔ وہ بت جو انہوں نے خدا کے مقابلے پر گھڑے ہوئے تھے وہ ان کے کسی بھی کام نہیں آ سکے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (۔) (سبا: 27) تو کہہ دے کہ مجھے وہ دکھاؤ تو سہی جنہیں تم نے شرکاء کے طور پر ان کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی اللہ ہے جو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

پس فتح مکّہ اور آنحضرت ﷺ کی زندگی میں عرب کے وسیع علاقہ میں بلکہ باہر تک بھی اسلام کا پھیل جانا اُس معبود حقیقی کے عزیز ہونے کا بڑا روشن نشان ہے جس کی عبادت آنحضرت ﷺ نے کی اور اپنے ماننے والوں سے کروائی اور پھر وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنے والے بنے۔

وہ شریک جو کفّار نے اللہ تعالیٰ کے بنا کر خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے تھے، وہ تو ان کے کچھ کام نہیں آ سکے۔ غلبہ تو اسی عزیز خدا کو حاصل ہوا جس کی عبادت میں حکمت ہے۔ بتوں کی عبادت میں کیا حکمت ہوسکتی ہے۔ اگر ہے تو اللہ تعالیٰ کا چیلنج ہے کہ دکھاؤ۔ لیکن نہیں دکھا سکتے۔ کوئی بھی شریک جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ہے جس کو تم طاقتور سمجھتے ہو اس کی طاقت کا اظہار تو کر کے دکھاؤ لیکن نہیں کر سکتے۔

پھر آنحضرت ﷺ کا دور ختم نہیں ہوگیا۔ آپؐ کی وفات کے بعد یا آپؐ کے خلفاء کی وفات کے بعد ہر صدی میں اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں میں قائم کروانے اور سچے اور واحد و یگانہ خدا کی پہچان کروانے کے لئے مجدد پیدا ہوتے رہے۔

حضرت مسیح موعود آئے۔ آپ کا ابتدائی زمانہ دیکھیں کیا تھا۔ اپنے گھر والوں کی عدم توجہ کا شکار۔ اس لئے کہ دنیا سے بے رغبتی تھی۔ اس لئے کہ صرف اور صرف معبود حقیقی سے لو لگائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے بعض دفعہ گھر والے آپ کے لئے کھانے وغیرہ کا بھی کوئی خیال نہیں رکھتے تھے۔ لیکن جب معبود حقیقی نے آپ کو اپنی بادشاہت قائم کرنے کے لئے چنا تو وہی شخص جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ دیکھ لو (بیت) کے کسی کونے میں پڑا ہوگا یا یہ الفاظ سننے کو ملتے تھے کہ یہ لڑکیوں کی طرح شرماتا ہے اور لوگوں کے سامنے آنے سے ڈرتا ہے۔ وہی کمزور شخص معبود حقیقی کا حقیقی عبد بنا اور تمام دنیا نے اس کے علم و عرفان سے پُر کلام کے وہ نظارے دیکھے کہ حیران و ششدر رہ گئے۔ وہی جو لڑکیوں کی طرح شرمانے والا کہلاتا تھا، جادو بیان مقرر کہلایا۔ آج اس کے علم کلام کو دنیا حیرت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ کئی عرب جو انصاف کی نظر سے دیکھنے والے لوگ ہیں۔ آپ کا عربی کلام پڑھ کر مجھے خط لکھتے ہیں کہ یہ کلام خدا کے کسی خاص تائید یافتہ بندے کا ہی ہوسکتا ہے۔ آج اس شخص کو ماننے والے جو دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں یہ اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود جس طرح چاہتا ہے اپنی بادشاہت قائم کرتا ہے۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ پاک لوگوں سے تعلق جڑوا کر اپنے حقیقی معبود ہونے کا فہم و ادراک دلوا رہا ہے تا کہ ہم اس معبود حقیقی کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کر کے اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ عرب کے اس فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جس نے ہزاروں لاکھوں مردے زندہ کر دیئے اور آج بھی اس فانی فی اللہ کے عاشق صادق کی دعائیں ہی ہیں جو جماعت کی ترقی کا باعث بن رہی ہیں اور اگر ہماری کسی کوشش میں کوئی پھل لگ رہا ہے تو ان دعاؤں کے طفیل ہی لگ رہا ہے اور ہم مفت میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنے والے کہلا رہے ہیں۔ لیکن ہم یہ پھل اس وقت تک کھاتے رہیں گے جب تک ہم اس معبود حقیقی کی طرف جھکتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کے مقام عبودیت کا حقیقی فہم و ادراک دلواتے ہوئے ہمیں اس اُسوہ پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”دنیا میں ایک رسول آیا تا کہ بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں“۔ پھر فرماتے ہیں کہ ”کون اندھا ہے اور کون بہرہ، وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا۔ وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا۔ وہی رسول، ہاں وہی آفتاب صداقت، جس کے قدموں پر ہزاروں مردے شرک اور دہریت اور فسق و فجور کے جی اٹھے“۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم۔ بحوالہ ”مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی روسے“ جلد اوّل صفحہ 407)

پس حقیقی با اخلاق وہی ہے جو ظاہری اخلاق سے ترقی کر کے معبود حقیقی کی پہچان کرے اور

آنحضرت ﷺ کی بعثت کا یہی مقصد تھا کہ آپؐ دنیا کو معبود حقیقی کی پہچان کروانے کے لئے آئے تھے اور آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود کی آمد کا بھی یہی مقصد ہے اور آپ کو ماننے والوں، وہ جو حقیقی ماننے والے ہیں، کا بھی یہی مقصد ہونا چاہئے۔ کہ صرف ظاہری دنیاوی اخلاق ہی مطمح نظر نہ ہوں بلکہ معبود حقیقی کا حقیقی عابد بننے کی ہم کوشش کریں اور دنیا کو بھی اس سے آگاہ کریں۔

ظاہری دنیاوی اخلاق رکھنے والے جن کا خدا کا خانہ خالی ہے ان کا حال تو حضرت خلیفہ ثانی نے ایک دفعہ یوں بیان فرمایا تھا کہ ایک مجلس ہوئی جس میں بہت پڑھے لکھے لوگ اور بڑے بااخلاق اور بڑے معاشرے کے اعلیٰ اخلاق کے کہلانے والے اور سوبر (Sober) کہلانے والے لوگ تھے۔ اس مجلس میں دوستوں نے کہا کہ ہم تکلف، تصنع اور رکھ رکھاؤ سے تنگ آ گئے ہیں۔ یہ ضرورت سے زیادہ تکلّف شروع ہوگیا ہے۔ اس تکلّف نے ہماری زندگیاں اجیرن کر دی ہیں تو آج کی اس مجلس میں جو دوست بیٹھے ہیں یہ بے تکلّف ہونی چاہئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مَیں سمجھا کہ دائرہ اخلاق میں رہتے ہوئے بے تکلّفی کی مجلس ہوگی۔ لیکن فرماتے ہیں کہ وہاں ایسا طوفان بدتمیزی تھا اور اخلاقیات سے گری ہوئی حرکتیں تھیں کہ وہاں بیٹھنا مشکل ہوگیا۔

کچھ عرصہ ہوا مجھے بھی ایک عزیز نے بتایا کہ پاکستان میں جو بظاہر پڑھا لکھا اور سلجھا ہوا طبقہ ہے یا کہلاتا ہے۔ ان کی مجالس میں اتنی اخلاق سوز اور بے ہودہ حرکتیں ہوتی ہیں کہ ان مجالس میں کوئی احمدی تو کیا وہاں کوئی بھی شریف آدمی جس میں ذرا بھی شرافت ہو نہیں بیٹھ سکتا۔ تو ان لوگوں کی یہ حرکتیں تو ہوں گی کیونکہ معبود حقیقی سے دور جانے والے ہیں۔ اس کی پہچان کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ معبود حقیقی کی بادشاہت تو اس وقت قائم ہوگی جب نیکی اور تقویٰ قائم ہوگا یا اس کی بادشاہت قائم کرنے والے تب کہلا سکیں گے جب اعلیٰ اخلاق، دنیاوی اخلاق کے ساتھ دینی اخلاق کے بھی اعلیٰ معیار حاصل ہوں گے، عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار حاصل ہوں گے۔ پس اس زمانے میں بھی بااخلاق اور باخدا بننے والے وہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے پھر اس کے حقیقی حسن کو سمجھا اور دیکھا ہے اور آج بھی ہمیں حقیقی کامیابیاں اُسی وقت حاصل ہوں گی جب ہم باخدا انسان بننے کی کوشش کریں گے۔ معبود حقیقی کو پہچانیں گے۔ پس اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی کو اس اصل کو پکڑنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری کامیابی، ہماری ترقی چاہے انفرادی ہو، چاہے جماعتی ہو اس کا راز معبود حقیقی کی عبادت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صفت عزیز کے ذکر میں قرآن کریم میں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ تمام انبیاء کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے اور آج بھی مومنین کی ترقی اسی سے وابستہ ہے۔

اس وقت مَیں قرآن کریم کی چند آیات پیش کرتا ہوں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے معبود حقیقی ہونے کے ساتھ صفت عزیز کا ذکر فرمایا ہے۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے آل عمران کی 19 ویں آیت ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انصاف پر قائم رہتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہل علم بھی یہی شہادت دیتے ہیں کوئی معبود نہیں مگر وہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا۔

اس آیت سے پہلے کی آیات میں بھی ایمان لانے والوں کے استغفار کا بیان ہے اور پھر یہ کہ وہ صبر کرنے والے ہیں۔ سچ بولنے والے ہیں۔ فرمانبردار ہیں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور راتوں کو اٹھ کر اپنے معبود حقیقی کے آگے استغفار کرتے ہوئے جھکنے والے ہیں۔ پس ایسے لوگ ہیں جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو پہچانتے ہیں اور اس کی بادشاہت اپنے دلوں میں قائم کرتے ہیں اور دنیا میں بھی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس یہ گواہی جو اللہ نے دی ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے یہ گواہی فرشتے بھی دیتے ہیں اور علم رکھنے والے بھی دیتے ہیں۔ یہ یونہی گواہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ یہ بات انصاف کے ساتھ کر رہا ہے۔ علم رکھنے والے کون لوگ ہیں جو گواہی دے رہے ہیں؟ یہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں اسی طرح انبیاء کی تعلیم کو حقیقی طور پر ماننے والے ہیں۔ ایسے لوگ جو خدائے واحد کی پرستش نہیں کرتے وہ چاہے جتنا بھی اپنے آپ کو اہل علم کہیں، اپنے آپ کو عقل وشعور والا کہیں، اللہ تعالیٰ کی گواہی یہ ہے کہ وہ دنیاوی آنکھ رکھنے والے تو ہیں لیکن دین کی آنکھ ان کی اندھی ہے۔ اپنے مقصد پیدائش کو وہ بھولنے والے ہیں۔ جو یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ کسی نبی نے کہا کہ مجھے خدا کے برابر ٹھہراؤ وہ جھوٹے ہیں کیونکہ سب سے زیادہ اولوالعلم تو انبیاء ہوتے ہیں اور وہ کبھی یہ حرکت نہیں کر سکتے۔ پس یقیناً یہ الزام جو حضرت عیسیٰؑ پر لگایا جاتا ہے یہ بعد میں آنے والوں کا الزام ہے جو آپؑ کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ وہ خدا کے برابر ہیں۔ انہوں نے تو کبھی نہیں کہا اور نہ کہہ سکتے تھے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ قرآن کریم کی رو سے ایسے لوگ اہل علم نہیں کہلا سکتے۔ اللہ تعالیٰ تو واحد ہے، غالب ہے اور حکمت والا ہے۔ کیا جب وہ عزیز ہے اور سب طاقتوں کا مالک ہے تو کیا اسے کسی مددگار معبود کی ضرورت ہے؟ اس طرح تو پھر ہر خدا اپنی اپنی مرضی کرنے لگ جائے گا اور تمام کائنات کا نظام تہ و بالا ہو جائے گا۔ یہ گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ (۔) تو خدا تعالیٰ کا یہ تصور پیش کرتا ہے کہ اس کا ہر فعل حکمت سے پُر ہے۔ کیا یہ حکمت ہے کہ مقابلے پر اور خدا کھڑے ہوں؟ ایک عام عقل کا آدمی بھی ایسی حکمت سے عاری بات نہیں کر سکتا کہ اس کے دائرہ اختیار میں کوئی دوسرا ہر وقت دخل دینے والا ہے۔ کجا یہ کہ خدا تعالیٰ جو عزیز ہے اور تمام دوسری صفات کا بھی جامع ہے اس کی طرف یہ باتیں منسوب کی جائیں۔ تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ سورۃ المومن میں فرماتا ہے کہ (۔) (المومن :43) کہ تم مجھے بلا رہے ہو کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا انکار کر دوں اور اس کا شریک اسے ٹھہراؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور مَیں کامل غلبے والے اور بے انتہا بخشنے والے خدا کی طرف بلاتا ہوں۔

پس یہ عقل والوں کا جواب ہے۔ یہ انبیاء کا جواب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو سکھایا اور انبیاء کے ذریعے سے ان کے ماننے والوں کو سکھایا۔ اَور جگہوں پر یہ بھی ہے کہ تم جس طرف بلا رہے ہو اس کی دلیل کیا ہے۔ کیا ایسے خداؤں پر مَیں ایمان لاؤں جو کسی قسم کا نفع یا نقصان کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ تو ایسی باتیں ہیں جو عقل سے عاری لوگوں کی باتیں ہیں۔ میرا خدا تو وہ غالب خدا ہے جو میرے گناہوں کو بخشنے والا ہے اگر مَیں اس کے آگے جھکتے ہوئے استغفار کروں۔ پس یہ جہالت کی باتیں تم تو کر سکتے ہو، مَیں نہیں کر سکتا۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مکمل ادراک ہو چکا ہے۔ کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے نور ایمان سے بھر دیا۔ یہ ایک مومن کا جواب ہوتا ہے۔

اس آیت سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے کہو میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ پس مَیں تو تمام طاقتوں والے خدا کی طرف بلاتا ہوں جو تمہیں نجات دے گا اور تم استغفار کرتے ہوئے اس کے آگے جھکو تاکہ اب تک جو برائیاں ہو چکی ہیں اس سے بخشے جاؤ اور نجات پاؤ اور پھر جب ایمان میں ترقی کرو گے، اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نجات سے اوپر کے بھی راستے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا(۔) (المومنون:2-3) یقیناً مومن فلاح پا گئے، اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ صرف گناہوں سے بخشش نہیں ہوتی بلکہ جو ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔ جو یہ تڑپ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کریں۔ پھر وہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوتے ہیں۔ ان کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ ہر نئے درجے پر پہنچ کر انہیں مزید نئے درجے حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس یہ ہے معبود حقیقی سے تعلق پیدا کرنے والوں کا مقام کہ درجوں کے بڑھنے کے بعد درجے ختم نہیں ہو جاتے بلکہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ اب کوئی ہوش مند یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ شرک کر کے آگ کے عذاب میں پڑے؟ وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا فہم وادراک عطا فرما دیا کیا وہ یہ سوچ سکتا ہے کہ ان لوگوں کی باتیں سن کر آگ کا عذاب سہیڑے؟ بجائے اس کے کہ جو اونچی چوٹیاں ہیں، نیکیوں کی تلاش ہے ان کو حاصل کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ سورۃ الحج میں فرماتا ہے(۔) (الحج:75) انہوں نے اللہ کی ایسی قدر نہیں کی جیسا اس کی قدر کا حق تھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔ یعنی تم اللہ تعالیٰ کی

طاقتوں کو اپنی طاقتوں پر قیاس نہ کرو۔ اور اپنی طاقتوں پر قیاس کرتے ہوئے یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کی طاقتیں بھی محدود ہیں۔ وہ قوی ہے۔ عزیز ہے اور اس کی طاقتیں لامحدود ہیں۔ تم کو اس کی طاقتوں کا اندازہ نہیں ہے۔ اس لئے شریک ٹھہراتے ہو۔ تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تو بہت طاقت والا ہے۔ اس کی قوتوں کا اندازہ انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر عقل کا صحیح استعمال ہو اور زمین اور آسمان کی پیدائش پر ہی غور کرو تو اندازہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کیا کیا عجائبات ہیں۔

حضرت مسیح موعود اس آیت اور اس سے پہلی آیت کو جوڑ کر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معبودوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ (۔) (الحج:74-75) کہ ''جن لوگوں کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو، وہ تو ایسے ہیں کہ اگر سب مل کر ایک مکھی پیدا کرنا چاہیں تو کبھی پیدا نہ کر سکیں اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ بلکہ اگر مکھی ان کی چیز چھین کر لے جائے تو انہیں طاقت نہیں ہوگی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکیں۔ ان کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہیں۔ کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہیں؟ خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے۔ نہ اس کو کوئی پکڑ سکے اور نہ مار سکے۔ ایسی غلطیوں میں جو لوگ پڑتے ہیں وہ خدا کی قدر نہیں پہچانتے اور نہیں جانتے خدا کیسا ہونا چاہئے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 374-375۔ مطبوعہ لندن)

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ خدا کی حقیقی صفات کا ادراک حضرت مسیح موعود نے احمدیوں میں پیدا کیا ہے۔ دوسرے اس تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ دوسرے (۔) اللہ تعالیٰ کی صفات کا حقیقی ادراک نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کو عزیز ماننے کے باوجود، سب قدرتوں کا مالک ماننے کے باوجود بعض ایسے نظریات رکھتے ہیں جن سے لاشعوری طور پر خدا کے شرک کا اظہار ہوتا ہے۔

...... پس احمدی کو اس واحد خدا کی طرف ہمیشہ جھکنا چاہئے جو سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کی طاقتوں کا مقابلہ کر سکے اور یہی خدا کی بادشاہت دلوں میں پیدا کرنے کا طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (الجاثیۃ:38) اور اسی کی ہے ہر بڑائی آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔ پس اس خدا کے سامنے ہمارا ہر وقت سر جھکے رہنا چاہئے۔ ہر قسم کے شرک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس معبود حقیقی کے آگے ہمیں جھکنا چاہئے کہ اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ہے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ عزیز خدا ہے، حکیم خدا ہے جس کے ساتھ وابستہ رہ کر غلبہ عطا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں''۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21-22 مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرّہ ذرّہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے نہ اس کے تصرف سے۔ نہ اس کے خلق سے اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا اور احسان والا، اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں''۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 363 مطبوعہ لندن)

پس ہمیں اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنے خدا سے اتنا تعلق پیدا کرنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے تعلق کو دیکھ کر اور اس کے ہمارے حق میں صفت عزیز کے اظہار کو دیکھ کر اور تمام دنیا میں نیکی اور تقویٰ کے قائم کرنے کی خواہش اور کوشش کو دیکھ کر اور ہمارے غلبہ کو دیکھ کر غیر کے منہ سے بھی یہ الفاظ نکلیں جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے کہ (۔) (الحجر: 3) یعنی بسا اوقات وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا یہ چاہیں گے کہ کاش وہ (۔) ہوتے۔ پس ہماری عبادتوں کے معیار، ہمارا خدا تعالیٰ پر انحصار اور ہمارا مقصد جب تک اس حد تک نہ چلا جائے کہ دوسرے مجبور ہوں کہ اس کا اظہار کریں ہمارا عبد بننے کا دعویٰ اور ہمارے مقاصد کے حصول کے لئے کوشش مکمل نہیں ہوگی۔ یہ ٹھیک ہے کہ عبادتیں کسی کو دکھانے کے لئے نہیں کرنی۔ نیکی اور تقویٰ کسی سے انعام کے لئے نہیں دکھانا۔ لیکن اس لئے ضرور ہونا چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود کی جماعت کے سفیر ہیں اور ہمارا مقصد دنیا میں خدا..... کی بادشاہت قائم کرنا ہے۔ آج کی دنیا میں یہ بہت بڑا چیلنج ہے اور اس چیلنج کو ہر احمدی کو قبول کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عابد اور موحد بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے مقصد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بندہ رحمٰن کا بن

ہائے وہ سر جو رہِ یار میں قربان نہ ہو
وائے وہ سینہ کہ جو عشق میں بریان نہ ہو

ہاتھ گر کام میں ہو دل میں ہو رب ارباب
کوئی مشکل نہیں دنیا میں کہ آسان نہ ہو

نسل آدم ہے تو ابلیس کے پیچھے مت جا
بندہ رحمٰن کا بن بندہ شیطان نہ ہو

ہوں گنہگار ولے ہوں تو ترا ہی بندہ
مجھ سے ناراض ترے صدقے مری جان نہ ہو

یاس اک زہر ہے بچ اس سے بشیر عاصی
فضل ہو جائے گا اللہ کا پریشان نہ ہو

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بوریت کو دور کرنے کے طریق

''کیا بوریت ہے! کچھ بھی کرنے کو نہیں ہے۔''

بوریت سے آپ کا پالا زندگی میں اکثر و بیشتر پڑتا ہی رہتا ہے بوریت غیر دلچسپی اور یکسانیت سے جنم لیتی ہے اور آپ کو ذہنی طور پر تھکا دیتی ہے۔ نفسیات کی لغت میں بوریت ایک ایسی جذباتی کیفیت ہے جو اکتاہٹ، یکسانیت اور مناسب سرگرمیوں کے فقدان کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ بوریت وقت کا زیاں کرتی ہے اور آپ کی بیزاری میں اضافے کا باعث بھی بنتی ہے۔ اس کی وجہ سے آپ کی زندگی تعطل، تذبذب اور مایوسی کا شکار ہوتی ہے۔ یہ ایک شخص کی ذاتی کیفیت ہے۔ مثلاً اگر آپ کو کتابیں پڑھنے کا شوق ہے۔ تو ہوسکتا ہے کہ مطالعہ آپ کے دوست کو بور کرتا ہو۔ اکثر اوقات لوگ اپنی بوریت کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہراتے ہیں۔ جب ان کے ماحول میں دلچسپ سرگرمیوں اور نت نئے رجحانات ناپید ہوں۔ کبھی کبھار لوگ بوریت کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثلاً جوش اور جذبے کی کمی اور واضح نصب العین نہ ہونا۔

بوریت کی وجوہات

آپ کب بور ہوتے ہیں؟

1۔ جب آپ کے پاس کوئی قابل ذکر کام کرنے کو نہ ہو۔

2۔ جب آپ اپنی ذہنی قابلیت کا مناسب استعمال نہ کر رہے ہوں۔

3۔ جب آپ تنہائی کا شکار ہوں۔

4۔ جب آپ کو یہ محسوس ہو کہ آپ معاشرے کا ایک ناکارہ رکن ہیں۔

5۔ جب آپ کا ماحول اور آپ کی ذمہ داریاں آپ کے لئے اہمیت نہ رکھتی ہوں۔

بوریت سے متعدد پریشانیاں اور الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے مایوسی، اداسی، تضاد، خود اعتمادی کی کمی، تناؤ اور جرائم، کبھی کبھار لوگ خصوصاً نوجوان بوریت سے بچنے کے لئے اور وقتی خوشی حاصل کرنے کے لئے چھوٹے موٹے جرائم کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔ بوریت کی وجہ سے نوجوان سکول یا کالج کے کام کو ایک بوجھ سمجھتے ہیں۔ ان کا دل کام کرنے کے لئے نہیں کرتا۔

بچاؤ کے طریق

بوریت سے نمٹنے کے لئے آپ کو خود ہمت کرنی پڑے گی اور اس کو قوت ارادی سے شکست دینی ہوگی۔ آیئے میں آپ کو چند ایسی باتیں بتاتا ہوں۔ جن پر عمل کرکے آپ بوریت کو پچھاڑ سکتے ہیں۔

1۔ اپنی زندگی کا ایک واضح نصب العین بنائیں۔ جس میں آپ کی ذاتی ترقی کے امکانات بھی ہوں۔ جو آپ کی شخصیت کو نکھارے اور آپ میں نامساعد حالات کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کرے۔

2۔ کوئی ایسا کام کریں۔ جس سے دوسروں کی بہتری ہو۔ پھر دیکھئے آپ کی بوریت کیسے اڑنچھو ہوتی ہے۔

3۔ اپنے خیالات میں تبدیلی لایئے۔ مثبت خیالات مثبت اعمال کو جنم دیتے ہیں۔

4۔ اپنی بیزاریت کو کم کرنے کے لئے ورزش کا سہارا لیں۔ چہل قدمی کی عادت ڈالیں۔ اس سے ذہن کو سکون ملتا ہے۔

5۔ کراٹے ایک ایسا کھیل ہے جو نظم و ضبط سکھاتا ہے اور آپ کے اندر موجود ناراضگی کو ختم کرتا ہے۔ نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ کراٹے کا کھیل بھی سیکھیں۔

6۔ اپنے تخیل کو نکھاریں۔ اپنی سوچوں کو خوشگوار تخیلات سے مزین کریں۔ اپنے تصورات کی دنیا سے نت نئے عجائبات تلاش کریں۔

7۔ کتابوں کا مطالعہ کریں۔ مطالعہ آپ کی ذہنی نشوونما کے لئے ٹانک کا کام دیتا ہے۔

8۔ اپنی بوریت کی اصل وجہ کو جاننے کی کوشش کریں۔ اپنے خیالات و جذبات کا احاطہ کریں۔ بوریت کی جڑ ڈھونڈیں اور اس کا قلع قمع کریں۔

9۔ بوریت کو چیلنج کے طور پر لیں۔ اس کو ایک محرک سمجھیں جو آپ کو عام زندگی سے نکال کر کسی خاص مقصد کی طرف گامزن کرنا چاہتا ہے اور آپ کی زندگی میں نیا پن پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مشہور دانشور ایلسن ہار کا قول ہے۔

''بوریت کا بہترین علاج تجسس ہے'' لہٰذا اپنی زندگی میں تجسس پیدا کریں۔ اردگرد کے ماحول کو کھوجیں اور نئی دنیائیں دریافت کریں۔ کائنات کی نیرنگیوں پر غور کریں اور اس کے راز جاننے کی کوشش کریں۔

10۔ احباب جماعت اور واقفین نو بچوں کو چاہیئے کہ وہ بوریت سے بچنے کے لئے جماعتی لٹریچر خصوصاً حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔ خلفاء کرام اور دوسرے بزرگان سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کریں اور جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ پھر دیکھیں کہ بوریت کیسے غائب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو لمبی صحت والی فعال اور خدمت دین سے بھرپور زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین

پاکستان کے وزیراعظم
محمد علی بوگرا

محمد علی بوگرا پاکستان کے تیسرے وزیراعظم تھے جو اس عہدے پر 17/اپریل 1953ء سے 11/اگست 1955ء تک فائز رہے۔

وہ 1909ء میں مشرقی بنگال کے شہر باریسال میں پیدا ہوئے ان کا خاندان بنگال کا ایک بااثر سیاسی گھرانہ تھا۔ چنانچہ محمد علی بوگرا نے بھی 1930ء میں پریزیڈنسی کالج، کلکتہ سے گریجوایشن کرنے کے بعد ہی سیاسیات میں قدم رکھ دیا۔

پہلے وہ لوکل باڈیز کے رکن منتخب ہوئے پھر 1937ء میں بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن بنے 1937ء سے 1948ء تک وہ ضلعی مسلم لیگ کے چیئرمین رہے۔ اسی دوران 1943ء میں وہ بنگال کے وزیراعلیٰ کے پارلیمانی سیکرٹری اور 1946ء میں صوبائی وزیر خزانہ اور صوبائی وزیر صحت اور کچھ عرصہ تک قائم مقام وزیراعلیٰ رہے۔

1946ء میں وہ ایک مرتبہ پھر مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے پاکستان کے قیام کے بعد 1948ء میں انہیں برما میں پاکستان کا سفیر 1949ء میں کینیڈا میں ہائی کمشنر اور 1952ء میں امریکہ میں سفیر مقرر کیا گیا۔ 1953ء میں جب غلام محمد نے خواجہ ناظم الدین کی وزارت توڑی تو 17/اپریل 1953ء کو محمد علی بوگرا پاکستان کے وزیراعظم بنا دیئے گئے۔ اس عہدے پر وہ 11/اگست 1955ء تک فائز رہے۔ اسی دوران انہوں نے بنڈونگ میں منعقد ہونے والی ایشیائی افریقی کانفرنس میں بھی شرکت کی۔

وزارت عظمیٰ سے ہٹائے جانے کے بعد انہیں ایک مرتبہ پھر امریکہ میں پاکستان کا سفیر بنا دیا گیا۔ کچھ عرصہ وہ جاپان میں بھی پاکستان کے سفیر رہے۔

جون 1962ء میں انہیں صدر ایوب خان نے اپنی کابینہ میں وزیر خارجہ کے طور پر شامل کیا۔ وہ اسی عہدے پر فائز تھے کہ 23 جنوری 1963ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

''مرحوم سے میری پہلی ملاقات آٹووا میں ہوئی تھی جب وہ وہاں پاکستان کے ہائی کمشنر تھے۔ اس زمانے میں بھی وہ دو تین بار اسمبلی کے اجلاس کے دوران میں نیویارک تشریف لائے تھے۔ آٹووا سے جب سفیر ہوکر واشنگٹن آگئے تو باہمی ملاقات کے زیادہ مواقع میسر آنے لگے۔ وہ نہایت شریف طبع اور بہت متواضع تھے۔ پہلی ملاقات سے ہی ہمارے تعلقات دوستانہ ہو گئے اور میں ان کی پیہم نوازشوں کی وجہ سے ہمیشہ ان کا ممنون رہا۔ فجزاہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور کمال فضل اور رحمت کا سلوک فرمائے۔ آمین

(تحدیث نعمت ص 677)

درخواست دعا

۞ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد طاہر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری خوشدامن صاحبہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب گوٹھ جماپور سندھ مقیم لندن کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا لیکن ابھی تک صحت یاب نہیں ہوئیں۔ مورخہ 14 جنوری 2008ء سے ہسپتال میں داخل ہیں اور حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ مولا کریم انہیں کاملہ و عاجلہ شفاء عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرمہ فرخندہ صاحبہ چک 40 جنوبی ضلع سرگودھا لکھتی ہیں کہ میرا بھانجا شاہ زیب عندلیب واقف نو ولد مکرم عندلیب عادل صاحب چٹھہ چک نمبر 40 جنوبی ضلع سرگودھا کو چھت سے گرنے کی وجہ سے سر پر چوٹ آئی ہے زبیدہ بانی ونگ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعتماد ہی زندگی کی متحرک قوت ہے

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(پیکنگ 25ML قیمت /150 روپے 120ML قیمت /-600 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ نیز اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399,6005666
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,6005622

خبریں

بے نظیر کو بیت اللہ محسود نے قتل کروایا صدر

پرویز مشرف نے برسلز میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے غلط ہاتھوں میں پہنچنے کی باتیں فضول ہیں۔ یہ انتہائی محفوظ ہاتھوں میں ہیں، کسی کو ان کے تحفظ کیلئے ہمیں مشورے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیت اللہ محسود جیسے لوگ خودکش حملہ آور تیار کررہے ہیں۔ ان لوگوں نے ہی بے نظیر کو قتل کرایا۔ انہوں نے کہا کہ القاعدہ پاکستان میں موجود بعض غیر ملکیوں کو استعمال کررہی ہے۔

چارسدہ، ڈائریکٹر آئی بی نثار محمد خان کو قتل کر دیا گیا

وفاقی تحقیقاتی ادارے انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر نثار محمد خان کو نامعلوم حملہ آوروں نے ان کے آبائی گاؤں بٹ گرام چارسدہ میں اس وقت قتل کردیا جب وہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد امام مسجد کے ہمراہ واپس گھر جارہے تھے۔ عینی شاہدین اور پولیس حکام کے مطابق حملہ آور ایک گاڑی میں سوار تھے اور نثار محمد خان کو گولی مارنے کے بعد انہوں نے مسجد کے خطیب کو بندوق کی نوک پر گاڑی میں زبردستی سوار کیا تاہم کچھ فاصلے پر خطیب کو گاڑی سے اتار دیا گیا۔ واضح رہے کہ چند مہینوں کے دوران نثار محمد خان وفاقی تحقیقاتی ادارے کے تیسرے اعلیٰ افسر، جبکہ پانچویں اہلکار ہیں جن کو مبینہ طور پر شرپسندوں نے پراسرار طریقے سے قتل کردیا ہے۔

بے نظیر قتل کیس میں گرفتار دونوں ملزم اسلام آباد منتقل

سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو کے قتل میں ملوث ہونے کے الزام میں ڈیرہ اسماعیل خان سے گرفتار کئے گئے دونوں ملزموں کو مزید تفتیش کیلئے اسلام آباد منتقل کر دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق ملزمان سے ابتدائی تفتیش کے بعد مزید گرفتاریاں بھی متوقع ہیں۔ تفتیشی ادارے گرفتار ملزمان کے بیت اللہ محسود سے روابط کا سراغ لگانے کیلئے تحقیقات کررہے ہیں اور انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ایک گرفتار ملزم 15 سالہ اعتزاز شاہ نے 27 دسمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی میں بے نظیر بھٹو کے قتل کی سازش میں ملوث ہونے کا اعتراف کرلیا ہے۔ اعتزاز شاہ کا تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے اور اسے ڈیرہ اسماعیل خان سے گرفتار کیا گیا تھا۔

پاکستان جے ایف 17 تھنڈر طیاروں کی پیداوار شروع کررہا ہے

چین کے تعاون سے تیار ہونے والے لڑاکا جیٹ طیارے جے ایف 17 تھنڈر کی پاکستان میں باضابطہ مشترکہ پیداوار کا آغاز کیا جارہا ہے۔ ادھر چین اور پاکستان نے قراقرم ہائی وے کی تعمیر وتوسیع کے معاہدے پر دستخط کردیئے ہیں۔ پاک فضائیہ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے چین کے تعاون سے جدید لڑاکا طیارہ بنایا جاچکا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:36

ربوہ آئی کلینک
دارالصدر جنوبی (ربوہ)
احباب درج ذیل فون نمبرز کے ذریعے رابطہ کرکے چیک اپ یا آپریشن کیلئے وقت حاصل کرسکتے ہیں۔
047-6214414-047-6211707
0301-7972878

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1200 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئیٹر ہاوز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سیٹھی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیرالدین ہمایوں 0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

اہل لاہور کیلئے علیحدہ پیکج
مہران ٹیکسی 10 روپے فی کلومیٹر 100 روپے فی گھنٹہ
رابطہ نمبر: 0332-7055604
0332-7057406

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
ربوہ 6214510
شوروم چنیوٹ فون 0300-4146148,049-4423173

والدین کی توجہ کے مواقع
آئرلینڈ، آسٹریلیا، یوکے، یو۔ایس۔اے (ایم بی بی ایس چائنا) کینیڈا کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلے شروع ہیں۔
نئی پالیسی کے مطابق ویزا انٹرویو کے بغیر اور تعلیم کے بعد دوسال کا ورک پرمٹ دوسرے شہروں کے
Education Concern ®
Farrukh Luqman: Cell # 0302-8411770
67-C, Faisal Town, Lahore.
Office:- 042-5177124 / 5162310
Fax:042-5164619
info@educationconcern.com
www.educationconcern.com

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمود احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

Sarmad SJ Jewellers
different.like you...
Rizwan Aslam
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop#4,Umer Market,Zaildar Road,Ichra,Lahore.
Ichra Branch Shop#231, Madina Bazar,Ichra Lahore
Tel:+92-42-7595943
contact@sarmadjewellers.com
Tel:+92-42-7523145
Fax:+92-42-7567952

اسٹیٹ ہاؤس
PCSIR STAFF کالج روڈ لاہور
لاہور ربوہ کراچی میں پراپرٹی کی خرید وفروخت کیلئے
طالب دعا: سید ابرار شاہ
ربوہ 0333-6713217
کراچی 0333-2113809
لاہور 042-5122261-0333-4615339

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

BEST WAY TO EARN
FOREIGN EXCHANGE
Overseas Residents, Business Visitor,Personals Going Abroad
Hand made Carpets+Rugs Pakistani Afghani,Irani,Vegetable+ Tarditional
Carry with you or free Delivery in all Countries Best life time Gifts for Happy Occasions
Lahore Carpet Weavers

Wahid Mansion 14-B
Davis road Lahore.
Ph:042-6368879
Cell:0321-4107697

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
042-5418406-7448406
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

IMMIGRATION CANADA; AUSTRALIA UK & NZ/LAND
STUDY VISA UK, Ireland, Australia, Russia
·Study in LITHUANIA (Europe/Shengen Member) ; NO IELTS;
only FA, Low Fee,Fast Processing. (MBBS Russia, only Matric)
·IMMIGRATION, STUDYVISA & HR CONSULTING FIRM
TM CAPITAL CONSULTANTS PRIVATE LIMITED.
House 16, Street 10, F-8/3, Islamabad.
Tahir Mansoor Khan; (051) 253-6655; 2852876
0300-5015677; 047-6211588
info@capital-consultant.com

MB/FD-10/FR

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کررہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ